Name of Scholar: **Md. Zafrullah**

Name of Supervisor: **Dr. Syed Kaleem Asghar**

Name of the Department:**Dept. of Persian**, **Faculty of humanities & languages, JMI**

Title: "**A Critical Review of the Works on Shaikh Sharfuddin Ahmad yahya maneri(R.A)"**

ABSTRACT

Key Words: **Yahya Maneri, Makhdoom-e-Jahan, Malfoozat, Tableegh, Makoobat**

ساتویں صدی ہجری میں ہندوستان کی سرزمین پر فارسی زبان، زبان زد خاص وعام ہو چکی تھی۔صوبۂ بہار میں بھی اس زبان وادب کی تعمیر وترقی میں یہاں کے صوفیاء کرام نے ایک اہم کردار ادا کیا،خصوصیت کے ساتھ شیخ شرف الدین احمد یحیٰ میری رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی کے عروج وارتقا میں جو نمایاں ترین خدمات انجام دیں ہیں قطع نظر ان حضرات کی خدمات کے کہ جنہوں نے شعر وشاعری کے ذریعہ اس زبان کو فروغ واستحکام بخشا،حضرت مخدوم جہاں فارسی نثر نگاری میں سرفہرست نظر آتے ہیں۔

شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ ۶۶۱ھ/ میں بہار کے قصبہ منیر میں پیدا ہوئے،ابتدائی تعلیم اسی قصبہ میں رہ کر حاصل کی بعدہ سنار گاؤں (جو ابھی بنگلہ دیش میں ہے) جا کر شیخ ابوتوامہ کی بارگاہ میں زانوے ادب طے کیا اور تقریباً بائیس سال رہ کر علوم عقلیہ ونقلیہ پر مکمل دسترس حاصل کیں،اس طویل عرصہ میں استاد محترم کی نگاہ کیمیا نے شاگرد کو درنایاب بنادیا۔

بہر کیف جس قدر کتابیں،تذکرے اور مضامین ومقالات حضرت مخدوم جہاں پر لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض اہم پر اس مقالے میں ناقدانہ بحث کی گئی ہے۔

اس مقالہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے مندرجہ ذیل پانچ ابواب قائم کئے گئے ہیں:

باب اول: مخدوم جہاں کے احوال وآثار

باب دوم: مکتوبات مخدوم جہاں کا ادبی وفنی جائزہ

باب سوم: مخدوم جہاں پر لکھی کتابوں کا تنقیدی جائزہ

باب چہارم: مخدوم جہاں پر لکھے چند اہم مضامین ومقالات کا تنقیدی جائزہ

باب پنجم: مخدوم جہاں کے مکتوبات وملفوظات کے تراجم کا تنقیدی جائزہ

باب اول: مخدوم جہاں کے احوال وآثار:

اس باب میں حضرت مخدوم الملک کے حالات زندگی،مثلاً وطن،مولد ومسکن کے علاوہ آپ آباء واجداد کے مختصر حالات درج ہیں،مخدوم جہاں کی ابتدائی تعلیم،سنارگاؤں حضرت ابوتوامہ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے واقعات،وطن واپسی،تلاش مرشد میں دہلی کا سفر،اور یہاں پہنچ کر مختلف سلسلہ کے بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری اور اخیر میں حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے کے واقعات،بہیا اور راجگیر کے جنگل میں ایک طویل عرصہ تک عبادت وریاضت کی تفصیل نیز وہاں رونما ہونے والے واقعات،حضرت نظام المولیٰ کی کوششوں سے مخدوم جہاں کی بہار شریف آمد اور رشد وہدایت وتبلیغ دین میں آپ کی گراں قدر خدمات اور خدمت خلق کے موضوعات پر خامہ فرسائی کی گئی ہے۔

باب دوم: مکتوبات مخدوم کا جہاں ادبی وفنی جائزہ :

اس باب میں مخدوم الملک کے مکتوبات کا علمی،ادبی اور فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے،کیونکہ آپ کی جملہ فارسی خدمات کی بنسبت مکتوبات میں آپ کی انشاء

پردازیوں کے نمونے زیادہ دیکھنے کو ملتے ہیں، مکتوبات کے ایک حرف سے آپ کے اندورنی سوز وگداز، یقین ومشاہدہ دعوت وتبلیغ کے غلبے، اہل زبان خصوصا اہل تعلق کو حقائق سے آگاہ کرنے اور راہ مستقیم پر گامزن کرنے کے جذبے، اخلاص وللہیت، دردمندی اور قلب کی پاکیزگی دیکھنے کو ملتی ہیں، ان تمام خوبیوں کو اس باب میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے، نیز قارئین کو اس سے بھی متعارف کرانے کوشش کی گئی ہے کہ حضرت مخدوم جہاں کے مکتوبات میں جو علمی بحثیں، نادر نکات اور تحقیقات دیکھنے کو ملتے ہیں یہ سب نہ صرف ان کی ذہانت بے پایا علم اور غور وفکر کا نتیجہ ہے بلکہ ان کے ذاتی تجربے اور ذوق سلیم کے نتیجے ہیں۔

باب سوم: مخدوم جہاں پر لکھی کتابوں کا تنقیدی جائزہ

اس باب میں مخدوم جہاں پر جو کتابیں لکھی گئیں ہیں ان میں چند اہم کتابوں کا تعین کر کے ان کے حسن وقبح کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس ضمن میں جن کتابوں کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا وہ کچھ اس طرح ہیں:

مناقب الاصفیاء

مخدوم الملک

تجلیات شرف

آئینۂ مخدوم جہاں

مخدوم جہاں جیون اور سندیش (ہندی)

مقالہ کو طوالت سے بچانے کے لیے انہیں کتابوں پر اکتفا کیا گیا ہے۔

باب چہارم: مخدوم جہاں پر لکھے مضامین ومقالات کا تنقیدی جائزہ

اس باب میں مختلف تذکروں میں موجود حضرت مخدوم الملک پر لکھے مضامین ومقالات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس باب میں بہت سے تذکروں میں حضرت مخدوم جہاں کے حالات زندگی پر لکھے بعض اہم مقالات پر گفتگو کی گئی ہے، اس مقالے میں مضمون نگاروں کی ان تحریروں کو جس میں انھوں نے مخدوم جہاں کی ادبی وفنی لیاقتوں کے گوہر لٹائے ہیں اس کے حسن وقبح کو مضمون میں مندرج اقتباس کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ اسی طرح تاریخ وسنین میں تسامح اور غیر مستند روایات جو بعض مضامین میں در آئی ہیں ان پر مستند روایات اور صحیح تاریخ وسنین کی نشاندہی کے ساتھ ناقدانہ بحث کی گئی ہے۔

باب پنجم: مخدوم جہاں کے مکتوبات وملفوظات کے تراجم کا تنقیدی جائزہ

اس باب میں اولا ترجمہ کی روایت اور اس کے عروج ارتقا کے حوالے سے مختصر گفتگو کی گئی ہے، اس کے بعد چند ترجمہ شدہ کتابوں کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

یقیناً جن حضرات نے حضرت مخدوم جہاں کی فارسی خدمات کو اردو زبان میں ترجمہ کیا، ان کا عقیدت مندان مخدوم جہاں اور اہل اردو پر ایک عظیم احسان ہے ورنہ تو اردو طبقہ کی ایک کثیر تعداد آپ کی نادر نکاتی، اور بلند پایہ علمی بحثوں اور تحقیقات سے محروم ہو جاتی۔

تحقیقی مقالہ کی تکمیل میں جن کتابوں سے بالواسطہ یا بلا واسطہ استفادہ کیا گیا ہے ان کتابوں کے نام، مصنف، مترجم، مولف، ناشر اور سن طباعت درج کر کے فہرست تیار کی گئی ہے۔

مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی

مقالہ نگار: محمد ظفر اللہ

شعبہ فارسی، فیکلٹی آف ہیومینیٹیز اینڈ لینگویجیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی